رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۸۔ فروری ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح

علمائے دیوبند کے متعلق گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں جو مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس کا جواب علمائے دیوبند نے تو نہیں دیا۔ البتہ دیوبند کے ایک مدرس صاحب نے ادھر ادھر کی باتیں لکھدی ہیں۔ اس پر ہم نے پھر بذریعہ اشتہار انہیں توجہ دلائی ہے۔ کہ بذریعہ کسی قائم مقام امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کا جواب دیں۔ یہ اشتہار دفتر ترقی اسلام سے محصول ڈاک بھیجکر منگوایا جا سکتا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۶۔ فروری میں حسب ذیل اصحاب تشریف لائے

(۱) چودھری غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کریام (۲) سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ سے (۳) جناب ورد محمد صاحب ...

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے۔ اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو

بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی۔ خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اخبار احمدیہ

"امت احمدیہ میں مجدد" اس عنوان سے اخبار الفضل میں جو متعدد مضامین حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ انہیں غیر احمدیوں تک پہنچانے کے لئے انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن رسالہ کی صورت میں چھپوانا چاہتی ہے۔ اگر کوئی اور صاحب بھی اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں تو خاکسار ایڈیٹر الفضل کو مطلع فرماویں۔ اس طرح نسبتاً بہت کم خرچ پر ان کے لئے بھی رسالے تیار ہوسکیں گے اطلاع بہت جلد آنی چاہئے۔

نومبائع چودھری عبدالعزیز خانصاحب سب انسپکٹر بنک سکنہ سٹروعہ جو ۳ ماہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کر رہے تھے ۲۹ جنوری کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ آپ ایک تعلیم یافتہ اور سعید نوجوان ہیں۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری تصحیح یکم فروری کے پرچہ میں صفحہ ۱۱ کالم ۱ میں جو مضمون بعنوان "اپنے وقت کے امام کو پہچانو" چھپا ہے تحت عنوان حدیث کے بعض الفاظ غلط چھپ گئے ہیں صحیح حدیث یوں ہے۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک قلمی مکتوب

قابل توجہ غیر مبائعین

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مکتوب درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے یوم وصال سے کچھ ہی عرصہ پہلے اپنے ایک قدیمی مخلص خادم کے نام ارسال فرمایا۔ اس کو پڑھ کر جہاں احباب اور بہت سے نکتہائے معرفت سے آگاہ ہونگے وہاں انہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس میں خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود نے کچھ ایسے لوگوں کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو بظاہر سلسلہ احمدیہ میں داخل تھے۔ مگر ان کے دل میں بدخیالات و ظنون فاسدہ پیدا ہوگئے تھے۔ اور یہ یقیناً وہی لوگ تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے خلافت کے زمانہ میں اپنے بدخیالات و ظنون فاسدہ کو کھلے طور پر پھیلانا شروع کر دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان لوگوں کو تو ہم بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگاہ کرتے ہیں کہ چونکہ آپ ایسے لوگ "نہ اپنے شمول سے کوئی برکت زیادہ کرتے ہیں۔ نہ اپنے مخالفانہ قیل و قال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں"۔ اس لئے آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "کارروائیوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے" اور وہ لوگ جو ان کے پیچھے اس لئے لگے ہوئے ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود کے مخلص مرید اور جاں نثار پیرو تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ پر توجہ دلاتے ہیں جن کے مشار الیہ یہی لوگ ہیں۔ اور جن سے ان کی اندرونی حالت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اخلاص کا پتہ لگ رہا ہے۔

اگر کوئی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل مکتوب کے اصل الفاظ دیکھنا چاہیں تو وہ بھی ہم دکھلانے کے لئے تیار ہیں۔

اس مکتوب سے صرف ان صاحب کا نام حذف کر کے جنہیں یہ لکھا گیا تھا۔ اور جنہوں نے ازراہ انکسار اپنا نام شائع کرنے کی اجازت نہیں دی۔ باقی حرف بحرف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عائذ باللہ الصمد۔ غلام احمد۔ بخدمت اخویم میاں .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت مدید کے بعد آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ تمام خط اول سے آخر تک غور سے پڑھا گیا۔ میں بخوبی اس بات پر مطمئن ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں اخلاص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور آپ کو فطرتی مناسبت ہے۔ اور ایسی محبت ہے۔ کہ زمانہ کے رنگ بدلانے سے دور نہیں ہوسکتی۔ سو میں آپ پر بہت خوش ہوں۔ ظاہری ملاقات میں اگرچہ بعد واقع ہوگیا۔ تو یہ صوری بعد آپ کے باطنی قرب کا کچھ حارج نہیں۔ انشاء اللہ ملاقات بھی کسی وقت ہو جائیگی۔ اور آج جس قدر بعض لوگوں میں بدخیالات و ظنون فاسدہ پیدا ہوگئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزردہ نہیں۔ اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سریع التغیر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے شمول سے کوئی برکت زیادہ کرتے ہیں نہ اپنے مخالفانہ قیل و قال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ کسی بندہ پر ناراض ہو تو تمام دنیا ملکر اس بندے کو اپنے مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی۔ اور اگر راضی ہو تو اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایہ حمایت الٰہی ہو اس کو کسی کی دوستی یا دشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص جوہر ظاہر کرتا ہے نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری اور صدق و صفا سے اپنی نیکوکاری کا ثبوت دیتا ہے اور بد آدمی اپنی بدخیالی اور بدافعالی اور بدگمانی سے اپنے مادہ بد کو ظاہر کرتا ہے اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ یعنی ہر ایک شخص اپنے مادہ اور اپنی فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہے۔ اور اس جگہ اور سب طرح سے خیریت ہے سب کی طرف سے السلام علیکم۔ خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۸ - فروری ۱۹۱۹ء

مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ اور جدید عقائد کا مقابلہ

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلیٔ عقائد" کے نام سے ایک رسالہ لکھ کر اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے متعلق پہلے وہ عقیدہ نہ تھا جو اب اُنھوں نے اختلاف کے بعد بیان کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں ان کی اپنی تحریروں سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس وقت حضرت مسیح موعود کو ایسا ہی نبی سمجھتے تھے جیسا کہ دیگر انبیاء کو۔ مگر اب اپنی پہلی تحریروں کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں اگر مولوی محمد علی صاحب کے دل میں کچھ بھی نور ایمان ہوتا۔ تو وہ ضرور اپنی پہلی تحریروں سے فائدہ اُٹھاتے۔ اور انھیں ردی کے ٹوکرے میں نہ ڈال دیتے۔ لیکن چونکہ وہ ضد اور عداوت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے اُنھوں نے نہ صرف اپنی سابقہ تحریروں پر معقولیت کے ساتھ غور کر کے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ بلکہ یہ اقرار کرنے سے بھی پہلو تہی کر رہے ہیں۔ کہ اُنھوں نے نبوت مسیح موعود کے متعلق اپنے سابقہ عقائد کو بدل دیا ہے۔ اور اسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ ان کا جو عقیدہ پہلے تھا وہی اب بھی ہے۔ چونکہ یہ دعویٰ محض ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ اس لئے ہم ان کی موجودہ اور سابقہ تحریروں کو درج کرینگے۔ اس بات کا فیصلہ سمجھدار اصحاب پر چھوڑتے ہیں کہ یہ ایک دوسری کے بالکل خلاف ہیں یا نہیں۔ اور کیا ان سے یہ صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے یا نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے پہلے عقائد پر ہرگز قائم نہیں ہیں۔ مسئلہ نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا موجودہ عقیدہ یہ ہے۔ کہ

(۱) "جو شخص بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے"

"اُمت کے اندر رہ کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے"

"جو شخص اس اُمت میں سے دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۵)

اس کے مقابلہ میں ان کا سابقہ عقیدہ دیکھنے کے لئے ان کی مندرجہ ذیل تحریریں دیکھنا چاہئیں

(ا) "چار اصول خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اپنی طبیعت سے ایجاد کئے ہیں جن کے رو سے وہ حضرت مرزا صاحب کو پرکھنا چاہتے ہیں" "خواجہ غلام الثقلین نے ان اصول کے قائم کرنے میں جن کے رو سے وہ کسی مدعی نبوت کے سچ یا جھوٹ کو پرکھنا چاہتے ہیں۔ بڑی بھاری غلطی کھائی ہے" (ریویو جلد ۴ صفحہ ۲۹۵)

(ب) "قرآن شریف نے جو امتیاز سچے اور جھوٹے کے درمیان قائم کیا ہے۔ اس کے رو سے حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو پرکھو۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت تو عیسائی اور اس سلسلہ کے مخالف بڑی بڑی باریکیاں نکالتے ہیں۔ مگر اس موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ ایک مدعی نبوت میں کس امتیازی نشان کا پایا جانا ضروری ہے" (ریویو جلد ۴ صفحہ ۲۹۶)

(ج) قرآن شریف میں ایک دو سورتوں میں نہیں بلکہ بار بار اس بات کا اعادہ کیا ہے۔ کہ کیونکر خدا نے اپنے نبیوں کو اُس وقت جب کوئی اُن کا مددگار و معاون نہ تھا۔ اور چاروں طرف مخالف ہی مخالف تھے۔ کامیابیوں کے وعدے دیئے۔ اور آخر دشمنوں کی تمام کوششوں کو نامراد کر کے اپنی نصرت کے وعدوں کو پورا کیا۔ کیا یہ قصے عبث بیان کئے گئے ہیں۔ یا محض کہانی کے طور پر نہیں۔ بلکہ نصیحت اور عبرت کے لئے تھے۔ تا مسلمان ٹھوکر نہ کھائیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حق اور باطل میں کونسا امتیازی نشان قائم کیا ہے" (ریویو جلد ۴ صفحہ ۲۹۶)

(د) "خواجہ غلام الثقلین صاحب نے چار اصول سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے پرکھنے کے لئے قائم کئے ...... امتیازی نشان سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں وہ ہے جس کو قرآن کریم نے اس پختہ اور حتمی وعدہ کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۷۲)

(ہ) "آپ (خواجہ غلام الثقلین) ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۳۱)

(و) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت کو پرکھنے کے لئے منہاج نبوت پر اگر کوئی شخص چلے تو ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے دل میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکتا

گذشتہ مذہبی تاریخ پر نظر ڈال کر غور کرو کہ جن لوگوں نے کسی **مدعی بعثت** کو قبول کیا۔ انھوں نے کس وجہ اور کن دلائل پر قبول کیا۔ اور جنہوں نے انکار کیا۔ ان کا انکار کس بنا پر تھا۔"

(ریویو جلد ۶ صفحہ ۲۷۴)

(ز) "کیا جائے تعجب نہیں ایک شخص جو اسلام کا حامی ہوکر **مدعی رسالت** ہو۔ اور اسلام کی صداقت کو تمام دنیا میں ثابت کر رہا ہو اور تمام عقائد باطلہ کی تردید کر رہا ہو۔ اسپر تو فتووں کا اس قدر جوش و خروش ہو۔ کہ کھانا پینا اور سونا بھی حرام کر دیا جاوے۔ اور جب ایک دوسرا شخص عیسائی مذہب کا حامی ہوکر مدعی رسالت ہو۔ اور ظاہراً اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ تو اسکی مخالفت کے لئے ایک سطر بھی نہ لکھی جاوے۔ پھر جس کی مخالفت کی گئی تھی وہی کامیاب ہو۔ اور دوسرا ہلاک ہو۔ اگر واقعی محض **دعوی رسالت** ہی مخالفت کا باعث ہوتا۔ تو کیا وجہ تھی۔ کہ چراغدین کی مخالفت نہ ہوئی۔ حالانکہ ابھی مولوی محمد حسین صاحب زندہ ہی ہیں۔" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۲۶)

اب یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جن الفاظ میں اپنا موجودہ عقیدہ ظاہر کیا ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں اور ان کے اس فتوے کذاب کا نشانہ کون ہے۔ اور کس وجود پر مولوی صاحب کے اس حملہ کی زد پڑتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل الفاظ کو دیکھ لینا کافی ہے۔

(ا) "یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

(ب) "ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم **نبی** اور **رسول** ہیں۔" بدر پرچہ ۵- مارچ ۱۹۰۸ء

(ج) "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اسپر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (آخری مکتوب حضرت اقدس)

(د) میں خدا کے حکم کے موافق **نبی** ہوں" (آخری مکتوب حضرت اقدس)

(ہ) "خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک **نبی** کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ **نبی** مبعوث ہوگیا۔ ... تب وہ وقت آگیا کہ انکو اپنے جرائم کی سزا دیجائے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲)

اب ناظرین کرام دیکھ لیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی موجودہ اور سابقہ تحریروں میں کس قدر اختلاف ہے، پہلی تحریروں میں تو صاف اور کھلے طور پر حضرت مسیح موعود کو ایک مدعی نبوت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور آپ کو اس امتیازی نشان کے ذریعہ پرکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جو قرآن شریف نے سچے اور جھوٹے نبی کے درمیان قائم کیا ہے۔ پھر خود ہی وہ امتیازی نشان یہ تبلایا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا پھر یہ بھی کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کی صداقت کو منہاج نبوت کی صداقت پر پرکھو مگر اب دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب قرار دیا جاتا ہے۔ کاش یہ لکھتے ہوئے اگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کو آگ میں جھونک دیا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کا ہی کچھ پاس و لحاظ کرتے۔ اور ایسے بیجا الفاظ استعمال نہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو بھی نہ دیکھ سکے۔

شرعی مہر

آجکل مسلمان کہلانے والے شریعت کی موٹی موٹی باتوں سے جس قدر ناواقف اور انجان ہیں۔ اور خود ساختہ امور کو شریعت قرار دیئے ہوئے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ اخبار "مشرق" گورکھپور کے ان الفاظ سے لگتا ہے جو اس نے اپنی ۱۶- جنوری کی اشاعت میں ایک شادی کا ذکر کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ جنکا مفہوم یہ ہے کہ

مولوی عباسی صاحب لڑکے کے والد نے بہت زور دیا کہ مہر کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے۔ مگر لڑکی کے والد نے جو کہ شہر کے قاضی بھی ہیں اس امر کی مخالفت کی اور شرعی مہر ہی باندھا۔ آجکل شرعی مہر جو عام طور پر مشہور ہے وہ ۳۲ روپیہ ۸ آنہ یا اسکے قریب قریب رقم کو کہا جاتا ہے۔ حالانکہ شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں فرمائی حضور کی ایک چھوڑ دس گیارہ شادیاں ہوئیں مگر وہاں کوئی آجکل کا مروجہ شرعی مہر معلوم نہیں ہوتا کسی بی بی کے مہر کی تعداد کچھ ہے اور کسی کے مہر کی کچھ پھر حضرت فاروق اعظم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی صاحبزادی ام کلثوم سے۔ جو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا ابنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے تھیں۔ نکاح کیا تو مہر چار ہزار درہم باندھا

پس جو لوگ "شرعی مہر" کہکر باوجود استطاعت کے بہت تھوڑی رقم کی صورت میں مہر مقرر کرتے ہیں۔ وہ دراصل شریعت سے ناواقف ہیں۔ اور اگر ناواقف نہیں تو یہ ضرور کہنا پڑیگا۔ کہ وہ جان بوجھ کر عورتوں کے حقوق کو پامال کرتے ہیں۔

بات یہ ہے۔ کہ مہر کی تعداد شریعت نے کوئی مقرر نہیں کی۔ بلکہ مہر ہر شخص کی حیثیت اور مقدرت پر رکھا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جہاں ہزاروں کی تعداد میں مہر مقرر ہوتے تھے۔ وہاں ایسے بھی نکاح ہوئے جن میں بیوی کو قرآن شریف کی کوئی سورۃ ہی سکھا دینا اس کا مہر ہوتا تھا۔

پس جو لوگ غریب اور مفلوک الحال ہوکر ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مہر باندھتے ہیں۔ وہ بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ اور شریعت کے خلاف قدم مارتے ہیں۔ اور جو لوگ صاحب حیثیت ہوکر نہایت تھوڑا مہر "شرعی مہر" کے نام سے باندھتے ہیں وہ بھی شریعت کے خلاف چلتے ہیں۔ چاہیئے یہ کہ جتنی کسی کی حیثیت ہو۔ اس کے مطابق مہر باندھا جائے۔

خطبہ جمعہ

جماعت کے یتامیٰ کی خبر لو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
(فرمودہ ۳۱- جنوری سنہ ۱۹۱۹ء)

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصبرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون ٥ (۲-۱۷۲)

نیکی کی تعریف میں اختلاف

نیکی اور تقویٰ کے متعلق

لوگوں میں عام طور پر اختلاف ہے۔ مختلف جماعتیں مختلف قومیں۔ مختلف مدارج کے لوگ اور مختلف زمانوں کے لوگوں کے نزدیک نیکی کی تعریف مختلف رہی ہے۔

غربا نیکی کی تعریف کچھ اور کرتے ہیں۔ اور امرا کچھ اور پھر ممالک کے لحاظ سے بھی نیکی کی تعریف میں اختلاف ہے۔ ہندوستانی نیکی کی اور تعریف کرتے ہیں۔ اور عرب والے نیکی کی کچھ اور ہی تعریف بتاتے ہیں۔ مصری اور چینی کچھ اور ایرانی نیکی کسی اور چیز کو قرار دیتے ہیں۔

ہندوستان میں حاجی بڑے نیک شمار ہوتے ہیں۔ یہاں پر ایک شخص صوم صلوٰۃ اور دیگر احکام شرعی کا خواہ کتنا ہی پابند کیوں نہ ہو۔ لوگ اس کے مقابلہ میں عام طور پر ایک حاجی کو ہی ترجیح دیں گے۔ خواہ اس نے سفر حج میں اپنے تمام اوقات فضول اور لغو طور پر ہی ضائع کئے ہوں۔ اور حج کرنے کے بعد بھی اپنے اعمال میں کوئی تغیر نہ کیا ہو۔ اور صوم وصلوٰۃ کا بھی چنداں پابند نہ ہو۔ تاہم اس کی اس نیکی کا اظہار لفظ "حاجی" اس کے نام کے ساتھ لگا کر کریں گے۔

ایک حاجی کی کرتوت

حالانکہ ہندوستان کے حاجیوں میں عام طور پر ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی غرض حج سے محض شہرت طلبی ہوتی ہے۔ ورنہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی کوئی خشیت اور خوف نہیں ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ کہ ایک ریل کے سٹیشن پر ایک نابینا بڑھیا بیٹھی تھی۔ ایک شخص نے اسکی چادر اتار لی۔ اس بڑھیا نے کہا بھائی حاجی مجھ غریب کی چادر کیوں لیتا ہے میرے پاس تو کوئی اور کپڑا نہیں ہے۔ میں سردی میں مرجاؤں گی۔ وہ چادر تو اس شخص نے رکھدی مگر پوچھا کہ تو نے کس طرح جانا کہ میں حاجی ہوں۔ بڑھیا نے جواب دیا کہ ایسے کام حاجی ہی کیا کرتے ہیں۔

وہ عورت اس سے واقف تھی اور نہ اس کی آنکھیں سلامت تھیں۔ مگر اس نے جو کچھ کہا۔ وہ اسکی فطرت کی آواز تھی۔ لیکن باوجود اس قسم کی حالت کے پھر بھی عام طور پر حاجیوں کو بڑا نیک اور حج کو بڑی نیکی ہندوستان میں خیال کیا جاتا ہے لیکن عرب میں جاؤ تو وہ لوگ نیکی حج کو قرار نہیں دیں گے۔ وہاں کسی اور ہی چیز کا نام نیکی ہوگا۔ ان میں نیکی قومیت کے لحاظ سے سخاوت کو سمجھا جائیگا۔ وہ لوگ اگر کسی کی تعریف نیکی میں کریں گے۔ تو کہیں گے۔ کہ یہ شخص بڑا نیک ہے۔ کیونکہ بڑا سخی ہے۔

اسی طرح اب یورپ میں اسلام پھیلے۔ تو وہاں کے لوگ روزہ رکھنے کو بڑی نیکی سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ لوگ کثرت سے کھانے پینے والے ہیں۔ پس جب ان کو کھانے پینے سے باز رہنا پڑیگا۔ تو وہ حج۔ زکوٰۃ۔ نماز وغیرہ دیگر احکام شرعی کی بجا آوری کو نیکی قرار دینے کی بجائے روزہ رکھنے کو سب سے بڑی نیکی قرار دیں گے۔

پھر ہندوستان میں یہ بھی بڑی نیکی خیال کیجاتی ہے۔ کہ کوئی شخص نماز کا پابند ہو ایسے شخص کو کہیں گے کہ یہ بڑا ہی نیک ہے۔ کیوں اس لئے کہ نماز کا پابند ہے

صحابہ کے وقت میں اگر کسی شخص کی تعریف نماز کی پابندی کے باعث کی جاتی تو وہ لڑ پڑتے۔ کیونکہ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہا جائے۔ کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے۔ کیونکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوگیا ہے۔ یا یہ کہ وہ شخص بڑا ہی تیز نظر ہے۔ کہ اسکی ماں اس کے پاس بیٹھی تھی۔ اس نے اسکو پہچان لیا۔ یا یہ کہ اس شخص کا معدہ بڑا ہی مضبوط ہے۔ کہ اس نے ایک چنا ہضم کرلیا۔ پس جیسا کہ بہادری تیز نظری اور مضبوطی معدہ کے یہ معیار نہایت مضحکہ انگیز ہیں۔ ایسے ہی صحابہ کے نزدیک کسی شخص کی نیکی کا معیار محض پابندی نماز مضحکہ انگیز تھا۔ کیونکہ وہ لوگ نیکی کے اس مقام پر کھڑے تھے۔ جہاں پابندی نماز کو ایک بڑی نیکی قرار دینا ایک مضحکہ انگیز بات ہے وہ لوگ دین کے لئے بڑی قربانیوں اور سخت آزمائشوں کو نیکی سمجھتے تھے جس میں یہ باتیں زیادہ پاتے تھے۔ اسی کو نیک کہتے تھے۔

خدا کے نزدیک نیکی کیا ہے؟

پس نیک اور نیکی کی تعریف

ہر زمانہ ہر ملک اور ہر قوم میں جدا جدا اور مختلف رہی ہے۔ میں نے جو یہ آیت پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مشرق ومغرب کی طرف منھ پھیرنا نیکی نہیں۔ اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ اور اسکی نماز میں وہ مغز اور مخ نہیں ہے تو اس نے قبلہ کی طرف منھ کیا یا دوسری طرف کیا اس کا کچھ حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ نیکی منھ

سے کسی طرف کرنیکا نام نہیں ہے۔ بلکہ نیکی نام ہے اس کیفیت کا جو دل کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جو حرکات کی جاتی ہیں۔ یہ ان کا ظاہری ثبوت ہوتی ہیں۔ پس اگر ان ظاہری حرکات میں وہ چیز نہیں جس کا تعلق دل سے ہے تو یہ ظاہری حرکات کچھ نہیں۔ محض قبلہ کی طرف منہ کرنا یا نماز پڑھنا یا روزہ رکھنا یا حج کرنا یہ تمام باتیں دلی کیفیت کے نہونے کے باعث ہیچ ہو جاتی ہیں۔

اگر نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ افعال سے خدا کی رضا مدِنظر ہو تو یہ چیزیں ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ تو آلے ہیں۔ مگر بغیر اس قلبی کیفیت کے کند اور ناکارہ رہتے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص کے پاس تلوار تو ہے۔ مگر کند اور ہتھیار ہیں مگر زنگ خوردہ۔ پس جس طرح ... ہتھیاروں کی قیمت ان کی تیزی اور صفائی سے ہے۔ اسی طرح ان اعمال کی قدر خدا کی نظر میں اسی وقت ہوتی ہے۔ جب کہ ان کے ذریعہ خدا کی رضا جوئی مقصد ہو۔

قرآن مجید نیکی کی کیا علامتیں بتاتا ہے

میں نے جو آیت پڑھی ہے اس میں نیکی کی علامتیں بیان کی گئی ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا نیکی نہیں۔ بلکہ ان افعال کے ساتھ عزیمت قلب ہونی چاہیے۔ درحقیقت منہ پھیرنے میں کچھ بھی نہیں۔ اگر اس کیساتھ دعا شامل نہیں جس کی وجہ سے نماز کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے یہ ارشاد الٰہی ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ ہم یتیموں اسیروں اور غریبوں کی مدد کریں۔ اور خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ اس میں ہمیں انہی باتوں کا سبق دیا گیا ہے۔ کہ جو تکلیف میں ہو اسکی تکلیف دور کریں جو مصیبت میں ہو اس کی مصیبت ہٹانے کی کوشش کریں کیونکہ اگر صوم و صلوٰۃ کے ساتھ خدا کی اطاعت نہیں۔ اسکی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔

قرآن کے نزدیک یتیموں کی پرورش نیکی ہے۔

میں ان علامتوں میں سے ایک علامت کے متعلق اس وقت اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ جماعت کے یتیموں کی پرورش تعلیم و تربیت کا سوال ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نہایت اہم سوال ہے۔ اور کسی جماعت کی ترقی اس کے افراد کی ترقی پر منحصر ہوتی ہے۔ جب کسی جماعت کے اکثر افراد دنیا میں کامیاب ہوں۔ تبھی وہ جماعت کامیاب شمار کی جا سکتی ہے۔ چوڑھے اگر مل کر بیٹھ جائیں۔ تو وہ معزز نہیں کہلا سکتے۔ کسی جماعت کی عزت و عظمت اس کے افراد کی عزت و عظمت پر منحصر ہوتی ہے۔ کیونکہ افراد کا مجموعہ ہی جماعت ہوا کرتی ہے۔ پس ترقی پانے والی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے افراد کی ترقی کی فکر کرے جو لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ ان کی جماعتیں آہستہ آہستہ ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور ان کا زور گھٹ جاتا ہے۔

اسلام نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے کہ جو لوگ صاحب استطاعت اور صاحب وسعت ہوں اور جن کے پاس دولت ہو۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کمزوروں کی مدد کریں۔ اور جو مستحق ہیں ان کو امداد دیں۔ ان کمزوروں میں بھی آگے دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو بڑے جوان ہوتے ہیں۔ وہ تو کسی نہ کسی طرح اپنی پرورش کر سکتے ہیں۔ دوسرے کمزور اور چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ جن میں نہ عقل ہوتی ہے نہ تجربہ اس لئے وہ اپنی پرورش کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔

پس ہمارے لئے یہ سوال سب سے زیادہ اہم ہے۔ کہ ہمارے یہاں قادیان میں ایک بڑی جماعت یتیموں کی موجود رہتی ہے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں۔ کہ ان کے والدین اپنے وطنوں اور عزیزوں کو چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ اور موت نے ان کو اپنے بچوں سے جدا کر دیا۔ اگر وہ بچے اپنے وطن میں ہوتے۔ تو ان کے عزیز ان کی پرورش کسی نہ کسی طرح کرتے۔ لیکن وہ تو اپنے تمام عزیزوں کو چھوڑ کر یہاں آ گئے تھے۔ اور یہاں ہی انہوں نے اپنے عزیز بنائے تھے۔ اور یہاں ہی ان کی رشتہ داریاں ہوتی تھیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ بیرونی جماعتوں سے آتے ہیں۔ اور والدین کے فوت ہو جانے پر کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچ جاتے ہیں۔

اب یتیموں کے متعلق ایک تو مقامی جماعت کا فرض ہے۔ دوسرے تمام جماعت کا بھی فرض ہے۔ بلحاظ مقامی ہونے کے قادیان کی جماعت کا فرض ہے۔ اور بلحاظ تمام جماعت کا مرکز ہونے کے بیرونی جماعتوں کا بھی فرض ہے۔ اس وقت تک یتیموں کے متعلق کوئی احسن تجویز نہیں ہو سکی۔ نہ ان پر کوئی توجہ کی جا سکی ہے۔ لیکن اب میں نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام یتیموں کی فہرست بنائی جائے خواہ وہ قادیان کے ہوں۔ یا باہر سے آئے ہوئے ہوں جب وہ فہرست تیار ہو جائیگی تو ان کے اخراجات کو جماعت پر پھیلایا جائیگا۔ اور بہت حد تک ان کی پرورش کا فرض قادیان کی مرکزی جماعت پر ہوگا یتیموں کے لئے بعض تجاویز کی گئی ہیں۔ مگر وہ ابھی مکمل نہیں ہوئیں۔ مثلاً یہ کہ بعض لوگوں کے گھروں میں بچوں کو رکھا جائے۔ لیکن اس میں یہ نقص ہے۔ کہ بعض لوگ بچوں سے کام زیادہ لیتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کا کچھ خیال نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک یتیم خانہ بنایا جائے لیکن ظاہر ہے۔ کہ یتیم خانہ کے لئے بڑے اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہماری جماعت زیادہ برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے ایسی تجویز کی ضرورت ہے کہ خرچ بھی زیادہ نہ ہو۔ اور بچوں کی نگہداشت بھی کافی ہو سکے۔ جس سے وہ آوارہ نہ ہوں میرے نزدیک وہ بچے جو ابھی چھوٹے ہیں۔ ان کو بعض

لوگوں کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ اور ان لوگوں سے ایک معاہدہ لیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مہینہ یا پندرہ دن انکی تعلیمی و اخلاقی حالت کی رپورٹ کیا کریں۔ اور علاوہ انکی رپورٹ کے اور ذرائع سے بھی ان بچوں کی حالت کا علم حاصل کیا جایا کرے۔ مگر اس میں ایک اور بات بھی ہے۔ کہ سارے گھرانے ایسے نہیں جو ایک ایک بچہ کو سنبھال سکیں میرے نزدیک ایک لوکل ذریعہ یتیموں کی پرورش کا ہے اور اس کو زیادہ وسیع اور مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ آٹا فنڈ ہے اس طرح پر کہ یتیموں کے لئے گھروں میں آٹا بھجوایا جایا کرے۔ پہلے بعض کو خرچ دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ خرچ پورا نہیں ہوتا۔ پس اس طرح ان میں آٹا جمع ہو کر تقسیم ہو جائے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کاموں میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کام کے لئے دیر نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ یتیموں کی ہر طرف سے چیخ و پکار آرہی ہے۔ میں لوکل انجمن کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ دو دن کے اندر اندر اپنا جلسہ کر کے بتائے کہ وہ کیا کر سکتی ہے۔ باقی جس قدر کمی ہوگی وہ جماعت کے ان فنڈوں سے پوری کر لیجائیگی۔ جو ہمارے پاس آتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ جس قدر بھی ان سے ہو سکتا ہے۔ یتیموں کی مدد کے لئے کوشش کریں۔ اور جلد سے جلد بتائیں کہ ان سے بوجھ کس قدر اٹھ سکتا ہے۔

اخبار بدر کے فائلوں کی ضرورت

دفتر اخبار الفضل کے لئے اخبار بدر کے شروع سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے مکمل فائلوں کی ضرورت ہے، جو صاحب نقد قیمت لیکر یا ان کے بدلے اخبار "الفضل" اپنے نام جاری کرا کے مرحمت فرمانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دیں۔ مناسب معاوضہ دینے کے علاوہ خاص طور پر شکریہ بھی ادا کیا جائیگا۔

خاکسار "ایڈیٹر الفضل"

احمدیان کابل کے متعلق حلفیہ شہادت

پیغام کی غلط بیانیوں کی تردید

احمدیان کابل کے متعلق پیغام نے جو غلط بیانیاں کی تھیں۔ ان کی تردید اگرچہ ہم خوب بھی وضاحت کے ساتھ کر چکے ہیں۔ اور عنقریب انشاء اللہ اور بھی لکھیں گے۔ لیکن ذیل میں جو شہادت پیش کی جاتی ہے۔ وہ اس لحاظ سے کہ ایک ایسے صاحب کی ہے۔ جو حال ہی میں کابل سے آئے ہیں۔ اور حلفیہ بیان دیتے ہیں۔ حق پسند اصحاب کے لئے خاص توجہ کے قابل ہے پیغام کو بھی اسے پڑھ کر اپنی غلط بیانیوں پر نادم ہونا چاہئے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چوں بشہر پشاور رسیدم شنیدم کہ ملا محمد رسول صاحب کابلی چند سخن ہا خلاف واقعہ در حق برادران احمدیہ کابل درباب فسخ بیعت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ وغیرہ در جلسۂ لاہوریاں بیان نمودہ است و خود بندہ را بسبب حسن ظن ہرگز یقین نہ شدہ بود لیکن ہرگاہ کہ وارد دارالامان گردیدم در اخبار پیغام صلح بازہماں واہیات را دیدہ مضطرب شدم از جہت دفع کردن سوء ظن در حق برادران احمدیہ کابل آنچہ حق برائے بندہ معلوم است اظہار میکنم (اول) اینکہ خبر فسخ بیعت مطلقاً کذب است۔ بلکہ تا ایں زماں چناں کہ قبل ازیں بودند بر بیعت خلیفہ ثانی و جمیع اعتقادات سلسلہ عالیہ احمدیہ مستقیم و برقرار بلکہ از زمانہ سابقہ بر تر بیا شند۔ دوم ایں کہ ملا محمد رسول صاحب گفتہ است کہ در سال گذشتہ از کابل بہ لاہور باز از لاہور بقادیان دارالامان آمدہ بودم۔ و چند کتب متعلق مسائل اختلافی بکابل بردہ بزبان فارسی مترجم نمودہ شائع شدند نتیجہ

چناں گردید کہ ہمہ اخوان احمدیہ کابل شامل طائفہ پیغامیہ شدند حتیٰ کہ بسیار اشخاص معتبر و امیران کابل در مقدمہ شہادت جناب شہید مرحوم تدبّر عمیق کردہ احمدیت را قبول نمودند چراکہ برائے ایشاں ایں مسئلہ واضح شد کہ مسیح موعود صلعم دعوے نبوت نکردہ است بلکہ دعوئی مجددیت و محدثیت میکنند۔ و ایضاً بیان نمودہ کہ جناب شہید مرحوم نیز درباب مسیح موعود صلعم ایں طور عقیدہ داشت کہ صرف مجدد و محدث بود و کدام کس کہ بعد از وضاحت مسئلہ نبوت احمدی شدہ اند ایضاً ہمیں عقیدہ دارند کہ مسیح موعود صلعم صرف مجدد بود منکر آں کافر نیست انتہیٰ

عرض غلامانہ در خدمت برادران مبائعین چناں است کہ من عاجز بعد از ملا محمد رسول صاحب از شہر کابل آمدہ ام حلفیہ شہادت میدہم کہ سخن ہائے مذکورہ بالا سراسر خلاف واقعہ و محض دروغ است و بحکم ظنوا المومنین خیراً در بارۂ ملا محمد رسول صاحب اینچنیں بدگمانی نتوانم کرد کہ زبانش بہ اینچنیں دروغ آلودہ باشد۔ خلاصہ ایں کہ بہر تقدیر سخن ہائے مذکور مندرجہ اخبار پیغام صلح کذب صریح است و اگر کسے را بر گفتۂ من باور نہ باشد برائے ہماں کس چند دلائل بیان میکنم انشاء اللہ تعالیٰ کہ شک او را دور گردانند (۱) ایں خبر چطور صادق باشد کہ ملا محمد رسول صاحب در سال پیوستہ از گذشتہ بقادیان آمدہ بود حال اینکہ در کابل ملا صاحب مذکور بزبان خود اقرار کردہ بود کہ من در سال گذشتہ تا بجاور رفتہ بودم لیکن مرا سپاہی انگریز واپس کرد بقادیان نرسیدم (۲) و ایں خبر چطور صادق گردد کہ احمدیان کابل شامل ذائع طائفہ پیغامیہ ہستند حال اینکہ ملا صاحب مذکور کہ از نزد اخوان احمدیہ کابل رخصت میگرفت ایں عاجز در آں مجلس حاضر بود و در حین رخصت شدن ملا صاحب مذکور را گفتند کہ سلام مارا بجمیع برادران احمدیہ کہ در قادیان اند برسانید۔ بعدہ از آں رخصت شد و ہیچ شخص نام کدام پیغامی از دہن خود بیروں نکردہ و نہ ہیچ کس سلام بر کدام پیغامی گفت۔ (۳) و ایں خبر کہ عقیدۂ

جناب شہید مرحوم در حق مسیح موعودؑ ایں طور بود کہ مجدد و محدث بود و نبی نبود۔ ایں ہم خالص دروغ است چراکہ بعض اشعار جناب شہید مرحوم و ایضاً خواص شاگردان جناب موصوف تاہنوز موجود اند۔ اگر عقیدہ مذکورہ پیغام صلح بہ ثبوت رسد ثابت کنندہ را انعام دادہ شود چراکہ از اقوال شہید مرحوم بلاریب خلاف آں معلوم میشود و ایضاً اگر در حق کدام تو احمدی کابلی ایں طور عقیدہ ثابت ثابت کردہ می تواند نام آں شخص را بخصوص یاد کند خود من ہنر کابلی میباشم ہر کس را میشناسم تاکذب و صدق برائے بندگان اللہ تعالےٰ ظاہر گردد الغرض ایں ہم بالکل دروغ است (۳) و ایں خبر کہ امراء کابل درباب قتل شہید مرحوم تدبر عمیق نمودہ حقیقت مسئلہ نبوت را معلوم کردند یعنی کہ مسیح موعود صلعم صرف مدعی مجددیت و محدثیت است و ہرگز دعوئ نبوت را نکردہ است فلہٰذا امراء کابل تاسف کردہ احمدی شدند۔ بشنوید اے اخوان کہ خبر احمدی شدن امراء کابل بہ سبب عدم دعوائ نبوت مسیح موعود صلعم تا بحدے دروغ بے فروغ و کذب صریح است کہ در حق دانایان تردید آں ضروری نیست لیکن باز ہم برائے زیادت تسلی بعض اشخاص در تردید خبر مذکور چیزے بیان میکنم اول اینکہ ہرگاہ کہ امراء کابل احمدی شدہ اند پس فضل کریم از بند تجارۃ چرا رہا نمیشود باوجود ایں کہ فضل کریم مطابق گفتہ و فرمودہ امراء کابل توبہ کردہ بود و میکند لیکن امراء فضل کریم را میگویند کہ بہ مسیح موعود صلعم و پیروان آں (عیاذ باللہ منہا) حکم کفر بکن۔ و فضل کریم حکم کفر نمیکند صرف ازیں سبب از قید رہا نمیشود (دوم) اگر کدام کس بعد ازیں نیز در کذب ہمیں خبر شک دارد بیاید کہ بکابل برود بحضور ہماں امراء ایں قدر بگوید کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی دعوی نبوت نمیکند۔ لیکن آدم مسلمان است و جناب مولوی عبداللطیف صاحبزادہ ایضاً مسلمان ہست و از جہت مریدی مرزا صاحب قادیانی لائق قتل نبود کہ ہمیں قدر گفتن۔ حال آں قائل چطور شود فقط

خاکسار میر عین الدین کابلی

ترجمہ

میں جب پشاور میں پہنچا تو میں نے سُنا کہ مُلّا محمد رسول صاحب کابلی نے کچھ باتیں خلاف واقعہ کابل کے احمدی بھائیوں کے حق میں خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی بیعت کے فسخ کرنے وغیرہ کے بارے میں لاہوریوں کے جلسہ میں بیان کی ہیں۔ اس وقت بندہ کو بوجہ حسن ظن ہرگز یقین نہ ہوا تھا۔ لیکن جس وقت دارالامان پہنچا۔ تو اخبار پیغام صلح میں پھر انہی واہیات باتوں کو دیکھا۔ تو مضطرب ہوا۔ لہٰذا کابل کے احمدی بھائیوں کے حق میں بدظنی کو دفع کرنے کے لئے جو کچھ حق حق مجھکو معلوم ہے ظاہر کرتا ہوں۔

اوّل یہ کہ بیعت فسخ کرنیکی خبر مطلقاً کذب ہے۔ برخلاف اس کے وہ لوگ اس وقت تک خلیفہ ثانی کی بیعت اور جمیع اعتقادات سلسلہ پر پہلے کی طرح مستقیم و برقرار ہیں۔ بلکہ پہلے زمانہ کی نسبت زیادہ مضبوطی سے قائم ہیں۔

دوم یہ کہ مُلّا محمد رسول صاحب نے کہا ہے کہ میں (یعنی ملا محمد رسول) پچھلے سال کابل سے لاہور۔ اور پھر لاہور سے قادیان دارالامان میں آیا اور اختلافی مسائل کے متعلق چند کتابیں کابل میں لے جا کر ان کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور وہاں وہ شائع ہو ئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام کابل کے احمدی بھائی پیغامیوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ یہانتک کہ بہت سے معتبر اشخاص اور کابل کے امراء نے جناب شہید مرحوم کے مقدمہ شہادت میں بھی تدبر عمیق کر کے احمدیت کو قبول کر لیا۔ کیونکہ ان کے لئے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ مسیح موعود کا دعویٰ نبوت کا نہیں بلکہ آپ مدعی مجددیت اور محدثیت ہیں۔ اور ایسا ہی ملّا محمد رسول نے یہ بھی ظاہر کیا کہ جناب شہید مرحوم بھی مسیح موعود کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آپ صرف مجدد و محدث تھے اور جو شخص کہ مسئلہ نبوت کی وضاحت کے بعد احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا بھی ایسا ہی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود صرف مجدد تھے۔ اور آپ کا منکر کافر نہیں۔ انتہی

سامعین بھائیوں کی خدمت میں غلامانہ عرض یہ ہے۔ کہ میں ملا محمد رسول کے بعد کابل سے آیا ہوں اور **حلفیہ شہادت دیتا ہوں**۔ کہ مذکورہ بالا تمام باتیں خلاف واقعہ اور محض جھوٹ ہیں۔ اور میں بحکم ظنوا المومنین خیرا ملا محمد رسول صاحب کے حق میں یہ بدگمانی نہیں کرسکتا کہ ان کی زبان ایسے جھوٹ سے آلودہ ہوئی ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ بہرحال مذکورہ بالا باتیں جو پیغام میں درج ہوئیں کھلا کھلا جھوٹ ہیں اور اگر کسی کو میری بات کا یقین نہ ہو تو اس کے لئے چند دلائل پیش کرتا ہوں۔ جو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ شک کرنے والے کے شک کو دور کر دیں گے۔

(۱) یہ خبر کیسے سچ ہو سکتی ہے کہ ملا محمد رسول صاحب گذشتہ سے پیوستہ سال قادیان آئے تھے۔ جبکہ خود ملا صاحب مذکور نے اپنی زبان سے اقرار کیا تھا کہ میں گذشتہ سال بٹالہ تک گیا۔ لیکن گورنمنٹ انگریزی کے ایک سپاہی نے مجھکو واپس کر دیا۔ اس لئے میں قادیان نہ پہنچا۔

(۲) یہ خبر کیسے سچ ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ کابل کے احمدی پیغامی طائفہ کے ساتھ شامل اور ان کے تابع ہو گئے ہیں۔ جب ملا صاحب مذکور کابل کے احمدی بھائیوں سے رخصت ہوئے۔ تو اس وقت یہ عاجز بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ رخصت ہونے کے وقت ان احمدی بھائیوں نے ملا صاحب مذکور کو کہا کہ ہمارا سلام احمدی بھائیوں کو جو کہ قادیان میں ہیں پہنچا دینا اس کے بعد ملا صاحب رخصت ہوئے اور کسی شخص نے کسی پیغامی کا نام تک نہیں لیا۔ اور نہ کسی نے کسی پیغامی کو سلام پہنچانے کے لئے کہا۔

(۳) اور یہ خبر کہ جناب شہید مرحوم کا عقیدہ حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ تھا کہ آپ مجدد و محدث تھے نبی نہیں تھے۔ یہ بھی خالص دروغ ہے۔ کیونکہ شہید مرحوم کے بعض اشعار اور جناب موصوف کے خاص شاگرد اب تک بفضلہ موجود ہیں۔ اگر وہ عقیدہ جو پیغام بتاتا ہے ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو ثابت کرنے والے کو انعام دیا جائیگا۔ کیونکہ شہید مرحوم کے اقوال سے بغیر شک و شبہ

کے پیغام کے بیان کردہ عقیدہ کے خلاف شہید مرحوم کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔

اور اسی طرح اگر کسی کابلی احمدی کا ایسا عقیدہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ تو اس کا نام خصوصیت سے بتائیں میں بھی کابلی ہوں۔ ہر شخص کو پہچانتا ہوں۔ وہ بتائیں تاکہ خدا کی مخلوق کے لئے سچ اور جھوٹ ظاہر ہو جائے الغرض یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔

(۴) یہ خبر کہ کابل کے امراء نے شہید مرحوم کے قتل کے بارے میں خوب تدبر کر کے مسئلہ نبوت کی حقیقت کو معلوم کر لیا۔ یعنی یہ کہ مسیح موعود صرف مجددیت اور محدثیت کے مدعی ہیں۔ اور آپ نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس اس لئے کابل کے امراء نے شہید مرحوم کے قتل کرنے کے بارے میں اپنی غلطی پر افسوس کیا اور احمدی ہو گئے۔

اے بھائیو سنو! کہ کابل کے امراء کے بسبب مسیح موعود کے عدم دعوے نبوت احمدی ہونیکی خبر ایسی دروغ بے فروغ ہے۔ کہ عقلمندوں کے لئے اسکی تردید کی ضرورت نہیں۔ لیکن پھر بھی بعض لوگوں کی تسلی اور تشفی کے لئے مختصراً کچھ بیان کرتا ہوں۔ اول تو یہ کہ اگر کابل کے امراء احمدی ہو گئے ہیں۔ تو پھر کیوں فضلکریم جیلخانہ سے رہا نہیں ہوتا۔ باوجود اس کے کہ فضلکریم نے اسی طرح توبہ کی۔ جس طرح امراء کابل نے کہا لیکن وہاں کے امراء فضل کریم کو کہتے ہیں۔ کہ تم مسیح موعود اور آپ کے مریدوں کو کافر (عیاذاً باللہ منہا) کہو مگر فضل کریم کافر نہیں کہتا۔ اسی سبب سے جیلخانہ سے رہا نہیں کیا جاتا۔

(دوم) اگر کوئی شخص اب بھی ملا محمد رسول کے بیان مندرجہ پیغام کے جھوٹ ہونے میں شک کرتا ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ وہ کابل میں جائے۔ اور وہاں کے امراء کے سامنے صرف اتنا کہدے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبوت کے مدعی نہیں صرف ایک مسلمان کو کہتے ہیں۔ اور جناب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب سلطان تھے اور حضرت مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہونے کے باعث قتل کئے جانے کے لائق نہ تھے۔ پھر ہم دیکھیں گے

آریہ سماج بمبئی سے کامیاب مباحثہ

(چوتھا مباحثہ سماج مندر میں)

روح۔ مادہ اور پرمیشور کے متعلق

وقت مقررہ پر ہم لوگ سماج مندر میں پہنچے۔ یہ وقت اصل میں آریوں نے عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کے لئے رکھا ہوا تھا۔ لیکن جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو ایک عیسائی پادری نے کہا۔ کہ ہم کچھ سوال نہیں کریں گے۔ مولوی صاحب ہی کو وقت دیا جائے۔ جب مجھ سے کہا گیا تو ہم نے چودھری سردار علی صاحب کو اپنی طرف سے پیش کیا پانچ پانچ منٹ وقت مقرر ہوا۔ چودھری سردار علی صاحب نے کہا کہ جب یہ بات مسلم ہے کہ روح اور مادہ خود بخود ہے۔ اور ان کے اندر ملنے جلنے کی طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ تو اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ خدا بھی ہے۔ اور اس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے رامچندر صاحب صدر جلسہ تھے۔ اس لئے جواب دینے کے لئے شیو شرما صاحب اٹھے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی چیز خود بخود نہیں بنتی۔ اینٹ اور چونہ موجود ہوتا ہے لیکن مکان خود بخود نہیں بنجاتا ہے۔ بلکہ کوئی معمار بنائے تو مکان بنتا ہے۔ اسی طرح روح اور مادہ موجود تو ہے۔ اور اس میں طاقتیں بھی ہیں۔ لیکن وہ خود بخود کچھ نہیں بن سکتے۔ جب تک کہ ایشور ان کو نہ بنائے۔ ہماری طرف سے چودھری صاحب نے جواب دیا کہ آپکی مثال غلط ہے۔ فطری طور پر جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں جیسے پہاڑ اور درخت وغیرہ ان کو کوئی معمار نہیں بناتا۔ آپ ثابت کریں کہ انکو جوڑ جاڑ کر بنانے والا ایشور ہے۔

ہمارے وہ مہربان ڈاکٹر کلیان داس صاحب جو کہ جلسہ کے پنڈال میں صدر جلسہ تھے اپنے آریہ مناظروں کو لاجواب ہوتے دیکھ کر ہمیشہ سنبھال دیا کرتے ہیں کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ پنڈت جی کا مطلب آپ نے نہیں سمجھا۔ اس لئے ہم سمجھا دیتے ہیں۔ کہ جو چیزیں فطری طور پر پائی جاتی ہیں۔ جیسے پہاڑ یا درخت وغیرہ یہ چیزیں تو امور متنازعہ میں سے ہیں۔ اس لئے انکو دلیل میں لانا غلطی ہے۔ پنڈت جی نے جو مثال دی ہے۔ وہ ٹھیک ہے کیونکہ اینٹ اور چونہ اور ساری چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن خود بخود ان سے مکان نہیں بنجاتا ہے۔ بلکہ معمار بناتا ہے۔ تب مکان تیار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اس حکمت اور دانائی یا یوں کہیں ان کی حرکت غیر منتظمہ کو دیکھ کر ہم نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنے سائل کے مفہوم کو ڈاکٹر صاحب کے ذہن نشین کرا دیں۔

صدر جلسہ کی اجازت کے بعد ہم نے کہا کہ سائل کی حیثیت مدعی کی نہیں ہے۔ بلکہ منکر کی ہے۔ اس لئے دلیل دینا اسپر فرض نہیں ہے یہ آپ کا فرض ہے۔ یقینی اور قطعی دلیل آپ پیش کریں۔ اب آپ لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ روح اور مادہ میں ملنے اور جلنے کی طاقتیں خود بخود ہیں۔ جیسا کہ سوامی دیانند جی ہی ستیارتھ پرکاش باب ۸ ملا ۲ میں لکھتے ہیں "۲۴ قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے قوت طاقت کشش۔ ترتیب۔ حرکت۔ خوف۔ غور فعل حوصلہ۔ قوت سامعہ۔ لامسہ۔ باصرہ۔ ناطقہ شامہ۔ علم۔ حافظ۔ یقین۔ رغبت۔ نفرت۔ ملاوٹ۔ تقسیم۔ ملانے والی طاقت۔ تقسیم کرنے والی طاقت" اگر یہ طاقتیں خود بخود ان کے اندر موجود ہیں۔ تو اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ روح اور مادہ کو خواہ مخواہ جوڑنے جاڑنے والا کوئی ایشور ہے۔ کہ سکتے ہیں کہ فطری طور پر جتنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ خود اپنی طاقتوں سے مل جل کر پیدا ہوتی ہیں۔ جوڑنے جاڑنے والا ایشور کوئی نہیں ہے۔ درخت کی جو مثال پیش کی گئی وہ معمار کی

ناقص مثال پیش کرنے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ ورنہ ساری فطری چیزیں اس بات کی شاہد ہیں کہ کوئی معمار اور کوئی بڑھئی یا کوئی لوہار ان کو نہیں بناتا اور وہ بنتی رہتی ہیں۔ یہ چیزیں امور تمنازعہ ہی سے نہیں ہیں۔ بلکہ ایشور کی ذات اور جیو اور مادہ کے خواص امور تمنازعہ ہیں درخت وغیرہ تو گواہ ہیں اس بات کے کہ کوئی معمار یا نجار ان کو نہیں بناتا ہے۔ اگر دنیا کی صنعتوں اور اس کے صناع سے دلیل پکڑتے ہیں۔ تو کوئی ایسی دلیل پیش کریں جو کہ پوری طرح منطبق ہو۔ معمار والی دلیل منطبق نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں کوئی معمار یا کوئی صناع ایسا نہیں پایا جاتا ہے جو کہ مکان یا کوئی اور چیز بغیر ہاتھ کے اور آلات کے بناتا ہو۔ تو چاہئے کہ ایشور کے بھی معمار جیسے ہاتھ اور آلات اور مشینیں ہوں اور معمار جیسے ہاتھ اور اس جیسے آلات کے ذریعہ سورج کا روشن کرہ اور زمین کا چکردار گولہ بناتا ہو۔ شاید آپ بھی وہی کہدیں جو سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں کہا کہ "اگرچہ پرمیشور مادی حواس کے آلے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے پاک ہے۔ لیکن اس کی طاقت زور اور قوت لاانتہا ہے۔ ان سے وہ سب کام کرتا ہے" اگر یہ جواب سچ ہے۔ تو کیوں نہیں اس بات کا بھی اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ قوت زور اور قوت لاانتہا سے روح اور مادہ ہی پیدا کرتا ہے۔ یہاں پر اس کی قوت کا زور کیا ہو جاتا اور لاانتہا طاقت کی انتہا کیوں ہو جاتی ہے؟ اور یہاں پر کیوں کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ انسان بغیر مادہ کے کچھ نہیں بنا سکتا ہے۔ لہذا خدا بھی بغیر مادہ کے کچھ بنا نہیں سکتا ہے۔ اگر انسانی قوت سے ہی ایشور کی قوت کا وزن کرنا ہے۔ تو پورا پورا وزن کریں اور اسی کے مطابق اپنے جوڑنے جاڑنے والے ایشور کی ہستی کا ثبوت دیں۔

ڈاکٹر صاحب۔ جب ہماری باتوں کو رد نہ کر سکے۔ تو کہنے لگے۔ کہ اگر دنیا اور اس کی ساری چیزیں خود بخود ہیں۔ کوئی ایشور بنانے والا نہیں ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ ذروں کو دنیا کے بنانے کا پورا پورا علم بھی ہے۔ اور ایک دوسرے کی مخالفانہ طاقتوں کا علم بھی ہے۔ تاکہ آپس میں ٹکرا نہیں۔

میں۔ جس قدر علم کی ان کو ضرورت ہے۔ وہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جب ہی تو آپس میں مل کر ایک شے بن جاتے ہیں۔ اور لڑتے نہیں ہیں۔

ڈاکٹر۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ذرے آپس میں لڑتے بھی ہیں۔

میں۔ یہ سمجھ کا قصور ہے۔ جس کا نام آپ لڑنا رکھتے ہیں۔ ممکن ہے وہ ان کے لئے لڑائی نہ ہو۔ پریم اور محبت کا ملنا ہو جیسا کہ ڈیننگ۔ ہال میں لوگ کھیلتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔ لیکن ان کی تہذیب سے ناواقف شخص ان کے اس ناچ کو لڑائی تصور کر سکتا ہے اسی طرح جن کو ذروں کی لڑائی آپ کہتے ہیں۔ وہ لڑائی نہیں ہے۔ علاوہ بریں ایشور کی جوڑی اور ملائی ہوئی چیزیں۔ اور ایشور کے قبضہ میں آئے ہوئے عنصر بھی آپس میں ٹکراتے ہیں اور لڑتے ہیں جیسے کہ آتش افشاں پہاڑ دریا کی لہریں۔ سمندر کا شور۔ زمین کا زلزلہ ہوا کا طوفان رعد کی کڑک۔ بجلی کی چمک سے اس لڑائی کا ثبوت ملتا ہے۔

ڈاکٹر۔ تو کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک ذرے کو جہان بنانیکا پورا پورا علم ہے۔

میں۔ جس ذرہ کو جو کچھ بننا ہے۔ اور جب جب بننا ہے۔ اور جس طرح بننا ہے۔ یا بناتا ہے اپنی ضرورت کے لائق (جس کو وہ خود سمجھتا ہے) علم ہے۔

ڈاکٹر۔ تو کیا ہر ایک ذرہ ال نالج۔ ال پاور آل وزڈم رکھتا ہے۔

میں۔ اگر ایشور سنتنے ذروں کے بنانے۔ اور نتیجہ روحوں کے پیدا کرنے کا علم نہ رکھ کر بھی آل مائٹی اور آل نالج اور آل وزڈم اور سرب شکتیمان ہے۔ تو آپ ہر ذرہ کو بھی آل نالج اور آل مائٹی اور آل وزڈم سمجھ لیں۔

ڈاکٹر۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جیو بھی کچھ نہیں۔ صرف ذرہ ہی سب کچھ ہے۔

میں۔ جب ایشور ہی نہ رہا۔ تو جیو کے بنانے کا کیا غم ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ دو سے رہائی ہوئی۔ ایک ذرہ ہی رہگیا۔

ڈاکٹر صاحب کچھ ایسے لاجواب ہوئے کہ پھر کچھ بول نہ سکے۔ اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے گئے

اسپر ایک عیسائی مسٹر فلیچر نے اٹھ کر کہا کہ اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ آریہ صاحبان آریہ دھرم کا ایشور ثابت کرتے کرتے جیو کو بھی کھو بیٹھے۔ صرف مادہ ہی رہگیا۔ اس پر اچندر صاحب نے اس بگڑی ہوئی کو بنانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن کچھ بنائے نہ بنی۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب پہلے ہی اپنی ساری کیمسٹری ختم کر چکے تھے۔

پھر میں نے کہا کہ یہ سائل کا سوال تھا۔ جس کو میں نے ڈاکٹر صاحب کے ذہن نشین کرایا۔ اب میں خود بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہوں سامعین کی بڑھتی ہوئی خواہش کو دیکھ کر آریہ صاحبان کو اس کے لئے بھی وقت دینا پڑا۔

(حکیم خلیل احمد از بمبئی)

احباب کو اطلاع

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ انتظام کی ذیل میں صیغہ تالیف واشاعت مقرر فرمایا ہے۔ اور اس کا ایک فرض یہ بھی قرار دیا ہے۔ کہ مخالفین کی طرف سے اسلام اور سلسلہ احمدیہ پر جو اعتراضات ہوں ان کے جواب دیئے جائیں۔ چونکہ اس کے لئے مخالفین کی طرف سے شائع ہونیوالی کتابوں۔ رسالوں۔ اشتہاروں کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔ اس لئے احباب کو جہاں سے کوئی اس قسم کی تحریر ملے وہ ناظر صاحب صیغہ تالیف واشاعت قادیان کی خدمت میں بھیجدیا کریں۔

غیر ممالک کی برقی خبریں

پیٹروگراڈ کا حشر - ۲۲ جنوری سویڈن ڈینمارک کی اطلاعات کے بموجب اسٹھونیا والے غالباً پیٹروگراڈ پر قبضہ کر لیں گے بولشویک اپنے ذخائر حرب اور ہیڈ کوارٹروں کو اغزڈگراڈ لے جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹروٹزکی نے حکم دیا ہے۔ کہ شہر بلا جنگ کے حوالہ کر دیا جائے۔

شمالی روس کی حالت - لندن یکم فروری شمالی روس کا ایک برطانی سرکاری بیان مظہر ہے کہ بولشویکوں نے ٹراسیو پر زبردست حملے کئے جس سے اتحادیوں کو مجبوراً اور شمال کی طرف ۲۰ میل ہٹ جانا پڑا بولشویکوں نے گیس کی گولہ باری شروع کر دی ہے مگر اتحادیوں کے پاس گیس کا مقابلہ کرنے کے لئے پورا ساز و سامان موجود ہے

پیرس کے استحکامات کا انہدام - لندن ۲۲ جنوری - فرانسیسی فوجی افسروں نے پیرس کے استحکامات کے منہدم کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے

گولہ بارود کی ٹرین اڑ گئی - بردساز یکم فروری ایک سپاہی نے بے صبری سے ایک شیل پھینک دیا۔ جس سے گولہ بارود سے بھری ہوئی ایک ریلوے ٹرین آرینخ اور لانگوے کے درمیان تباہ ہو گئی - ۴۶ آدمی جس میں ۲۰ جرمن قیدی تھے۔ ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔

گلاسگو میں بلوے - لندن ۳۱ جنوری آج گلاسگو میں بلوے بھی ہوئے - اور سٹرائک کرنے والوں نے ایک درجن کے قریب ٹریم کی گاڑیوں کو شہر کے وسط میں چکنا چور کر ڈالا۔ اور شہر کے دوسرے حصہ میں بھی اور ٹریم گاڑیاں توڑ ڈالی گئیں ایک تمباکو فروش اور ایک سنار کی دوکان لوٹ لی گئی۔ بے قانون بلوہ بڑھتا گیا اور پھر پیدل اور سوار پولیس نے بلوائیوں پر حملہ کیا۔ جس میں کئی زخمی ہوئے۔ اور بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں - جن میں اسٹرائک کے سرغنے گلاگھر اور کرک وڈ بھی شامل ہیں۔

امن و امان بحال کر دیا گیا - لندن یکم فروری - آج گلاسگو میں بالکل خاموشی ہے - فوج کی بڑی تعداد شہر میں گشت کر رہی ہے - سنتری فولادی خود پہنے ہوئے اور سنگینیں چڑھائے ہوئے شہر کے اہم مقامات کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اسٹرائک کرنے والی کمیٹی کا صدر جو میونسپل کونسلر ہے بھی گرفتار کر لیا گیا ہے - ٹریم گاڑیاں چل رہی ہیں کل بلوہ میں ۴۳ شہری اور ۱۹ پولیس کے کنسٹبل زخمی ہوئے۔

جرمنی کی آبدوز کشتیوں کی تقسیم لندن ۳۱ جنوری - سرکاری طور پر اس کی اطلاع دی گئی ہے۔ کہ مقبوضہ ۳۷ آبدوز کشتیاں مندرجہ ذیل طریقہ پر تقسیم کی گئی ہیں - فرانس کو ۱۶ - اطالیہ کو ۱۰ - جاپان کو ۷، اور امریکہ کو ۴ - خیال کیا جاتا ہے کہ آبدوز کشتیاں بحری کاریگروں کی توجہ کی محتاج ہیں - اس لئے کہ وہ نہایت خوبصورتی صفائی کے ساتھ تیار کی گئی ہیں۔

مصر میں سیلاب لندن یکم فروری قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے کہ طوفان کے باعث ہندوستانی کیمپ ناقابل رہائش ہو گیا ہے۔

پیٹروگراڈ میں ہنگامے لندن ۳ - فروری ہیلسنگفارس کا ایک تار مظہر ہے کہ پیٹروگراڈ سے جو مفرورین آئے ہیں - ناقل ہیں - کہ سابق کی روسی سپاہ نے پیٹروگراڈ میں بغاوت شروع کر دی ہے اور کلدار توپوں تک سے مقابلے ہوئے کرانسٹاڈ کے توپخانہ نے پیٹروگراڈ پر گولہ باری کی - متعدد لاشیں گلیوں میں پڑی ہیں۔

اپورٹو میں انقلاب - لندن ۲ - فروری میڈرڈ میں اپورٹو سے بذریعہ تار کے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چونکہ شاہ پسندوں نے خاصی کامیابیاں حاصل کر لی ہیں اس لئے ایک نیشنل گورنمنٹ قائم کی گئی ہے جس

ہندوستان کی خبریں

پنجاب کے لئے ہائیکورٹ - عدالتہائے پنجاب کے قانون میں ترمیم کا ابتدائی مسودہ مشتہر ہوا ہے مدعا یہ ہے کہ صوبہ ہذا میں ہائیکورٹ قائم ہوتے ہی ترمیم مذکور پر عمل درآمد کیا جا سکے۔

کھلی ہوا میں مدارس - قانونی کونسل بہار و اڑیسہ کے گذشتہ جلسہ میں آنریبل بابو گوپا بندھو کا یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے - کہ کھلی ہوا میں ابتدائی و ثانویہ مدارس قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کیجائے۔ یعنی صرف بارش اور موسمی بے اعتدالیوں کی حالت میں لڑکے کمروں میں بیٹھ کر پڑھیں۔ ورنہ یوں عام طور پر ان کی تعلیم کھلی ہوا میں ہوا کرے۔

ایک یورپین کے خلاف ایک ہندوستانی پر حملہ کرنیکا مقدمہ منصف صاحب سمین سنگھ نے اس مقدمہ کا فیصلہ کر دیا ہے جس میں بابو کانت چکرورتی پلیڈر نے مسٹر گبونز لڈ جنرل مینیجر کورٹ آف وارڈس کے خلاف یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے اس پر حملہ کیا۔ عدالت نے مدعا علیہ کے خلاف ۷۰۰ روپیہ مع خرچہ کی ڈگری دی۔

ڈاکٹر انصاری کی تقریر ضبط ڈاکٹر انصاری کی وہ تقریر جو انھوں نے مسلم لیگ دہلی کے اجلاس میں بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی پڑھی تھی - اس کے متعلق گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے - کہ اس کی تمام کاپیاں انگریزی و اردو جہاں کہیں پائی جائیں بحق سرکار ضبط کی جائیں۔

ہوائی ڈاک کا سلسلہ - بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کی ایک فرم نے سیلون گورنمنٹ سے کولمبو اور کلکتہ اور ہانگ کانگ کے درمیان ہوائی سلسلہ آمد و رفت و ڈاک رسانی میں آسانیاں پیدا کرنے کی درخواست کی ہے - جب سے ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہوائی سلسلہ ڈاک قائم کرنے کی تجاویز پیش ہوئی ہیں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ سیلون کو بھی اس سے

اشتہارات

ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ "الفضل" (ایڈیٹر)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولادی بوتل کلاں ۳ ؍ طاقت اور اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے
(۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں ۲ ؍ دافع قبض ہے۔ معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا۔ پرہیز کچھ نہیں۔
(۳) چٹنی نی سیر خوش ذائقہ ہاضم اشتہا کو زیادہ کرتی ہے
(۴) گولیاں بخار رفیق جن ہر یہ گولیاں ہر قسم بخار کو نافع اور مصفی خون۔ قبض نہیں ہونے دیتیں۔
(۵) گولیاں دافع قبض ہر قسم کے قبض کو نفع کرتی ہیں۔
جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہوگی ان کے طلب کرنے پر روانہ کی جا سکتی ہیں۔
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حکیم نور احمد صاحب سکنہ اکولہ برار کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا اور ہر دو ادویات کو مفید پایا حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورتمند دوست استعمال فرماویں۔ علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں جن کی تفصیل حکیم صاحب موصوف سے مفصلہ ذیل پتہ پر معلوم ہو سکتی ہے (حکیم نور احمد صاحب احمدی۔ اینڈ کو اکولہ۔ برار)

"تلاش کرتے کرتے تھک گیا"

پتہ ہی نہیں چلتا کہ سارے قرآن مجید میں اس مفہوم کی کون کونسی آیت ہے۔ اور وہ لفظ کہاں آیا ہے حافظ جی سے پوچھا وہ کہتے ہیں "میں مولوی نہیں" مولوی صاحب سے دریافت کیا وہ بولے "میں حافظ نہیں" اس جھگڑے میں میرا نہایت ضروری مضمون ادھورا پڑا ہے۔ مگر بھائی جان تم اس الجھن میں کیوں پڑے؟ **نجوم الفرقان** کی ایک جلد منگا کر رکھ لو جو یہ مشکل ہمیشہ کے واسطے حل ہو جائے۔"
یہ نادر و قابل قدر کتاب پہلے تو کہیں جگہ ملتی تھی

اب ختم ونایاب سمجھو۔ صرف چند جلدیں بدقت بہم پہنچی ہیں اسکی بہت خوبصورت جلد بندھی ہوئی ہے جس کے پشتہ پر کتاب کے نام کا سنہری ٹھپہ لگا ہے۔ یہ گنتی کے چند نسخے انشاء اللہ ہاتھوں ہاتھ بک جائیں گے تب آپکی فرمائش بیکار ہوگی پس اگر ضرورت ہے تو اشتہار دیکھتے ہی بذریعہ وی پی طلب فرمائیں قیمت ساڑھے چار روپے (للعہ) فی جلد علاوہ خرچ ملنے کا پتہ احمد حسین فرید آبادی تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

ایسے احمدی احباب کی۔ جو چاقو قینچی۔ انگریزی طرز کے استرے بہت عمدہ بنا سکتے ہوں۔ اگر اس کے سوا پیتل کی ڈھلائی کا کام مثلاً چٹکنی وغیرہ جانتے ہوں تو بہت بہتر ہے۔ جو صاحب اس کام کے کرنے والے ہوں اس پتہ پر فوراً خط و کتابت کریں کہ وہ کن شرائط پر آ سکتے ہیں
پتہ۔ ایم فیض احمد۔ اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورکس جموں

ملفوظات نور یہ وہ در بے بہا و لعل بے بدل ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کی زبان مبارک سے نکلتے رہے اور اخبار البدر میں چھپتے رہے۔ اب خوبصورت رسالہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ ؍ **احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے** قیمت ۱ ؍ قطعہ مکان میں لگانیکا چوب قلم۔ دس شرائط بیعت قیمت ؍ حضرت مسیح موعود کی فرمائی ہوئی اٹھتے وقت کی دعا۔ ؍ دریا نذی چھپی مسیح ابن مریم وفات پا گئے پنجابی نظم ؍ شیخ رحیم بخش احمدی اکاؤنٹس برانچ ایجنسی ...

اشد ضرورت ہے

(۱) احمدیہ پرائمری مدارس کیلئے نارمل پاس یا ورنیکلر مڈل پاس مدرسین کی ضرورت ہے (۲) احمدیہ گرلز سکول ضلع لائلپور کے لئے۔ ایک معمر خواندہ مدرس کی ضرورت ہے۔ یا اگر استانی ملجائے تو اچھا ہے۔ (۳) دفتر کیلئے ایک ہوشیار انٹرنس تک تعلیم یافتہ کلرک کی ضرورت ہے۔ (۴) مدارس احمدیہ

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ان کی قدر کرو۔ اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص سے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ ہونیا بند۔ پڑوال۔ پھولا جالا۔ ککرے۔ ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں دیگر ضروری امور بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

ککروں کا سرمہ فی تولہ
گولی دافع ضعف بصر فی تولہ
خارش چشم کا انجن
سرمہ نوری
سرمہ سنگاری از مولوی نور الدین صاحب طبیب شاہی فی تولہ
سرمہ مروارید فی تولہ

ملنے کا پتہ
حکیم محمد اسمٰعیل ڈگر دیوالہ کالج قادیان ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا